اوقات سحر برائے راجستھان

نواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۷-۳۰ / جمادی الاول ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۱-۱۴ / اکتوبر ۱۹۹۶ء، جامعۃ الہدایہ، جے پور

(یہ موضوع سمینار کے موضوعات میں شامل نہیں تھا، لیکن اوقات سحر کے تعلق سے یہاں کے حالات کی شدت کو دیکھتے ہوئے بروقت اس موضوع کو شامل کیا گیا اور بحث ومناقشہ کے بعد اس بابت تجاویز منظور کی گئیں۔ یہ موضوع چونکہ علاقائی تھا اس لئے اسے اکیڈمی کے فیصلوں والی کتاب میں شامل نہیں کیا گیا تھا، لیکن اب جبکہ فقہی سمینار (۱ تا ۲۵) کے فیصلوں کو مستقل طور پر الگ سے شائع کیا جارہا ہے، تو اب یہ مناسب سمجھا گیا کہ اسے بھی بطور ریکارڈ اس کتاب میں شامل کر کے اس کے فیصلوں کو محفوظ کر دیا جائے)۔

رمضان کا مبارک مہینہ روزوں کا مہینہ ہے جس میں دن بھر اللہ کی رضا کے لئے بھوکا پیاسا رہا جاتا ہے۔ اور راتوں کو ذکر، تلاوت اور عبادت سے مزین کیا جاتا ہے۔ یہ مہینہ شہر صبر اور شہر مواساۃ ہے، اس مہینہ میں خصوصیت کے ساتھ ہر مومن کو دوسرے مومن کے ساتھ اکرام کا برتاؤ کرنا چاہئے۔

راجستھان، اور خاص کر شہر جے پور میں ادھر چند برسوں سے انتہاء وقت سحر اور ابتداء وقت فجر کے مسئلہ پر علماء کا باہمی اختلاف رائے عامۃ الناس کے مابین بناء جنگ وجدال کا موجب بنا ہوا ہے۔ اور حرمات کا انتہاک اس پاک مہینہ میں کیا جاتا ہے جو انتہائی افسوسناک ہے۔

مجمع الفقہ الاسلامی الہند کے نویں سمینار منعقدہ جامعہ ہدایت جے پور بتاریخ ۱۱-۱۴ / اکتوبر ۱۹۹۶ء میں اس مسئلہ پر غور کیا گیا۔ مجمع الفقہ کی طرف سے متعدد علماء نے اس گفتگو میں حصہ لیا۔ مقامی علماء کرام نے بھی بحث وگفتگو میں شرکت فرمائی۔ ساری بحث و گفتگو کے بعد مندرجۂ ذیل نکات سامنے آئے:

۱- مفتی احمد حسین صاحب دامت برکاتہم اور حضرات علماء ٹونک کی رائے اور ان کا عمل اُس نقشہ پر رہا ہے جو مفتی صاحب دامت برکاتہم نے تیار کیا ہے اور شائع کرایا ہے۔

۲- حضرت مفتی صاحب اور دیگر علماء مولانا محمد سعید صاحب ٹونک وغیرہ کی وضاحتوں سے یہ بات صاف ہوگئی کہ ان حضرات نے اس نقشہ میں جو ''منتہائے وقت سحر'' تحریر فرمایا ہے وہ احتیاطی اور استحسانی ہے۔ بایں معنی کہ فقہاء نے ''وقتِ سحورِ مستحب'' سدس لیل اخیر کو قرار دیا ہے۔ اور باوجودے کہ تاخیر سحور مستحب ہے، مشکوک حصہ سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے؛ لہٰذا ان حضرات کا فرمانا ہے کہ اس نقشہ کے مطابق عمل کرنا اور اس نقشے میں دیئے ہوئے منتہاء وقت سحر سے پہلے پہلے سحری کھا کر فارغ ہوجانا مستحسن، بہتر اور مقتضائے احتیاط ہے۔

دوسری طرف سبھی علماء اس پر متفق ہیں کہ فجر کی نماز، طلوع صبح صادق سے پہلے نہیں پڑھنی چاہئے۔

اب نقشۂ مذکور کے مطابق وقتِ منتہائے سحر اور طلوع صبح صادق کے درمیان اگر کسی مہینہ اور موسم میں کوئی فاصلہ ہے تو اس میں نماز فجر ادا نہیں کی جاسکتی۔ لہٰذا اس پر سبھی لوگ متفق ہیں کہ:

(أ) غروب شمس سے طلوع صبح صادق تک شرعی لیل ہے جس میں کھانا پینا جائز ہے لیکن روزوں کی حفاظت کے لئے احتیاطاً حضرت

مفتی احمد حسن صاحب کے نقشہ کے مطابق بیان کئے گئے منتہائے وقت سحر کے اندر اندر سحری کھالینا بہتر اور مستحسن ہے۔

(ب) صبح صادق کا جو وقت عام طور پر شائع شدہ نقشوں میں مذکور ہے وہ سب تقریباً یکساں ہیں۔ منٹ دو منٹ کا فرق کچھ معتد بہ نہیں۔ لہٰذا صبح صادق اور وقت فجر کے آغاز کے سلسلہ میں اُن نقشوں کا اعتبار کیا جانا چاہئے۔ اور اُن نقشوں کے مطابق صبح صادق شروع ہونے کے بعد اذان فجر دی جائے اور نماز فجر ادا کی جائے۔

☆☆☆